کی نظر میں جعلی، تصور کی جاتی ہے۔ اور اس کے لیے ایسی وجوہات موجود ہیں جن کی طول طویل مباحث کے بعد بھی تردید نہیں کی جاسکی ہے۔ ابھی حال ہی میں سید صباح الدین عبد الرحمٰن صاحب کا ایک طویل مضمون "ملفوظات خواجگان چشت" معارف، اعظم گڈھ" (جلد نمبر ۹۶ شمارہ نمبر ۴-۵-۶) میں نظر نواز ہوا۔ اس مضمون میں خاصی محنت سے بعض دلائل کی روشنی میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ ان کی نسبت تالیف حقیقتاً درست ہے۔ سید صباح الدین عبد الرحمٰن صاحب کی خاصی وضاحت کے بعد بھی اختلافی مسئلہ حل نہیں ہوسکا ہے۔ دراصل یہ موضوع خاصا بحث طلب ہے اور ایک تفصیل چاہتا ہے۔ شاید کبھی متفقہ طور پر اس سلسلہ میں کوئی مفید فیصلہ ہو سکے۔

راحت القلوب۔ صفحہ ۱۷۷ پر ختم ہوجاتی ہے اور کتاب ہذا کی اختتام عبارت کے بعد بعنوان "نقل است" "فوائد الفواد سے ایک عبارت نقل کی گئی ہے۔ آغاز یہ ہے "منقول از فوائد الفواد تالیف[1] حضرت نصیر الدین چراغ دہلوی از ملفوظات حضرت شیخ نظام الدین علیہ رحمۃ فرمودہ اند انچہ در مقام قرآن ...... دہ چیز است ...... یہ عبارت صفحہ ۱۷۸ پر ختم ہوتی ہے۔

صفحہ ۱۷۹ پر بعنوان "منقول از شرح حصن حصین، مسمی بظفر جلیل" جو عبارت درج ہے۔ اس کی پہلی سطر یہ ہے "ایک بزرگ نے کیا خوب بات کہی ہے کہ تمام احوال اور اوقات آدمی کے ...... یہ نقل شدہ عبارت صفحہ ۱۸۳ تک گئی ہے اور اس عبارت کا بقیہ صفحات ۱۸۲-۱۸۱-۱۸۰-۱۷۹-۱۷۸-۱۷۷، اور ۱۷۶ پر مشتمل ہے۔

صفحہ ۱۸۴ پر مختلف اشعار درج ہیں۔

---

[1] فوائد الفواد ۔۔۔ حضرت حسن علاء سنجری کی تالیف ہے۔ حضرت نصیر الدین چراغ دہلی کی طرف اس کی نسبت تالیف غلط فہمی پر مبنی ہے۔ (رسید فضل المتین)

کتاب ہذا مندرجہ ذیل عبارت سے شروع ہوتی ہے۔

"ایں جواہر کنج (کذا) الہام ربانی وایں جواہر فضل علوم سبحانی از زبان درباد وگوہر (کذا) نثار سلطان المشائخ شیخ الشیوخ العالم قطب العلامہ الدنیا والدین بدر الطریقۃ، برہان الحقیقت سید العابدین عمدہ الابرار قدوۃ الاخیار، تاج الاصفیا وسراج الاولیا ملک السالکین برہان العاشقین فرید الحق والدین متع اللہ المسلمین بطول بقا بہ آیین جمع کردہ شد، آنچہ از تاج الصالحین از عین لفظ مبارک سمع میر سید وایں مجموعہ کہ نام او راحت القلوب داشتہ آمد" ——— (صفحہ ۱۰ ——— کتاب ہذا)

کتاب ہذا کے آخر میں یعنی صفحہ (۱۷۷) پر نظام گنجوی ؒ کے چار اشعار درج ہیں۔ مقطع یہ ہے

نظامی بیک باش یاراں شدند
تو ماندی پس نکساراں (کذا) شدند

شروع کے اشعار صفحہ (۱۷۶) پر درج ہیں۔ یہ اشعار شیخ الاسلام بابا فرید گنج شکرؒ کی خدمت میں شمس دبیرؒ نے سنائے تھے۔ اختتام کتاب پر یہ عبارت تحریر ہے

"باتمام رسید رسایل اربعہ ملفوظات از حضرت خواجگان چشت بتاریخ ششم ربیع الثانی ۱۲۶۴ ہجری نبوی بروز چہار شنبہ مرا بجا طرجناب حکیم سراج الدین صاحب بخط بدنمط بندہ فقیر کمترین یقین الدین بن سراج الدین ساکن نارنول"

اس عبارت سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ پیش نظر۔ انیس الارواح۔ دلیل العارفین فوائد السالکین اور راحت القلوب کا سلسلہ کتابت ۱۲۶۴ ہجری ہے۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ چاروں ملفوظات ایک ہی کاتب نے یکے بعد دیگرے کتابت کئے ہیں جس کی شہادت مندرجہ بالا عبارت اور اوراق نمبر کا اندراج ہے۔

ایک بحث

متذکرہ بالا ملفوظات کی نسبت تالیف، اکثر اہل علم وتحقیق اور صاحب الرائے حضرات

نظر میں جعلی متصور کی جاتی ہے۔ اور اس کے لیے ایسی وجوہات موجود ہیں جن کی طویل طویل
باحث کے بعد بھی تردید نہیں کی جا سکی ہے۔ ابھی حال ہی میں سید صباح الدین عبد الرحمن
احب کا ایک طویل مضمون "ملفوظات خواجگان چشت" معارف، اعظم گڈھ" (جلد نمبر ۹۶
رہ نمبر ۴-۵-۶) میں نظر نواز ہوا۔ اس مضمون میں خاصی محنت سے بعض دلائل کی روشنی میں
ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ ان کی نسبت تالیف حقیقتاً درست ہے۔ سید
باح الدین عبد الرحمن صاحب کی خاصی وضاحت کے بعد بھی اختلافی مسئلہ حل نہیں
ہو سکا ہے۔ دراصل یہ موضوع خاصا بحث طلب ہے اور ایک تفصیل چاہتا ہے۔ شاید
ی متفقہ طور پر اس سلسلہ میں کوئی مفید فیصلہ ہو سکے۔

راحت القلوب ۔ صفحہ ۱۷۷ پر ختم ہو جاتی ہے اور کتاب ہذا کی اختتام عبارت کے
بعنوان "نقل است" فوائد الفواد سے ایک عبارت نقل کی گئی ہے۔ آغاز یہ ہے۔ منقول از
ائد الفواد تالیف[۱] حضرت نصیر الدین چراغ دہلوی از ملفوظات حضرت شیخ نظام الدین علیہ رحمۃ
مودہ اند آنچہ در مقام قرآن ..... دو چیز است ..... یہ عبارت صفحہ ۱۷۸ پر ختم
تی ہے۔

صفحہ ۱۷۹ پر بعنوان "منقول از شرح حصن حصین مسمی بظفر جلیل" جو عبارت
رج ہے۔ اس کی پہلی سطر یہ ہے "ایک بزرگ نے کیا خوب بات کہی ہے کہ تمام احوال اور
قات آدمی کے ..... یہ نقل شدہ عبارت صفحہ ۱۸۳ تک گئی ہے اور اس عبارت کا
یہ صفحات ۱۸۲-۱۸۱-۱۸۰-۱۷۹-۱۷۸-۱۷۷، اور ۱۷۶ پر مشتمل ہے۔

صفحہ ۱۸۴ پر مختلف اشعار درج ہیں۔

۱؎ فوائد الفواد ــــ حضرت حسن علاء سنجریؒ کی تالیف ہے۔ حضرت نصیر الدین چراغ دہلیؒ کی طرف اس کی
ت تالیف غلط فہمی پر مبنی ہے۔ (رشید فضل المتین)

ایک بات

آخر میں یہ ایک بات واضح کرنا ضروری ہے کہ "انیس الارواح"۔ "دلیل العارفین فوائدالسالکین" اور "راحت القلوب" چاروں کتابیں ایک ساتھ لکھی گئی ہیں اور پہلے یہ کتابیں ایک ساتھ ہی مجلد تھیں۔ بعد میں ہر کتاب کو علیحدہ کر کے الگ الگ جلد بنوائی گئی۔

۷ ــــ التنقیح، متن التوضیح، فی اصول الفقہ

یہ کتاب مجلد ہے۔ اصل کتاب کے اوّل و آخر ۱۔۱۶ صفحات بڑھائے گئے ہیں۔ طول ۸ انچ اور عرض ۶ انچ ہے۔ صفحات کی کل تعداد ۱۷۸ ہے۔ صفحہ ۱ سے صفحہ ۱۴۴ تک عمدہ چکنا کاغذ استعمال کیا گیا ہے اور صفحہ ۱۴۵ سے صفحہ ۱۷۸ تک عمدہ دبیز کاغذ استعمال ہوا ہے۔ کتابت خاصی روشن اور صاف ہے۔

صفحہ نمبر (۱) جو سرورق کی حیثیت بھی رکھتا ہے، اس کی پیشانی پر نماز کے سلسلہ میں بہ فارسی اشعار تحریر ہیں جن کا اصل کتاب سے کوئی تعلق نہیں۔ اس کے بعد مولانا خواجہ معنی اجمیریؒ کے قلم سے "تنقیح الاصول" لکھا ہوا ہے۔

صفحہ نمبر (۲) سادہ ہے۔ صفحہ نمبر (۳) پر مولانا خواجہ معنی اجمیریؒ ہی کے قلم سے مندرجہ ذیل عبارت تحریر ہے۔

التنقیح

متن التوضیح

فی اصول الفقہ

تصنیف

صدر الشریعۃ الاصغر عبید اللہ بن مسعود بن تاج الشریعۃ محمود بن صدر الشریعۃ الاکبر احمد بن جمال الدین عبید اللہ المحبوبی۔ المتوفی ۷۴۷ھ۔ (بخارا مدفن)

التنقیح متن والتوضیح شرح ــــــــــ ہر دو تصنیف علامہ مذکور است۔ التلویح حاشیہ بر توضیح است والمحشی الملا عبدالحکیم سیالکوٹیؒ

بیت المعنی اجمیر } معنی ۱۹ر جمادی الاولیٰ ۱۳۶۷ھ ۳۰ر مارچ ۱۹۴۸ء چارشنبہ

صفحہ نمبر (۴) سے اصل کتاب شروع ہوتی ہے۔ آغاز "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" سے ہوا ہے۔

کتاب ہذا کی پہلی سطر یہ ہے۔

۱۔ الیہ یصعد الکلم الطیب من محامد لا صولہا من شارع الشرع

صفحہ نمبر ۱۷۶ پر کتاب ختم ہوتی ہے۔ آخری عبارت یہ ہے۔

لا یحد بغیر الملجئ والشبہتہ ویحد ھو واما فی ھو حقوق العباد کاتلاف مال المسلم واحکمہ احکم اخویہ ویجب الضمان بوجود العصمۃ واللہ ولی العصمۃ والتوفیق۔ تمت الکتاب

(حاشیہ صفحہ ۱۷۶۔ کتاب ہذا)

صفحات نمبر ۱۷۷ اور ۱۷۸ سادہ ہیں۔

کتاب ہذا میں کہیں کوئی ایسی صراحت نہیں ملتی، جس کی روشنی میں کتابت کے ماہ و سنہ کا تعین کیا جاسکے۔ بظاہر نسخہ خاصہ قدیم معلوم ہوتا ہے۔

۸ ــــــــــ شرح سُلّم العلوم

یہ کتاب مجلد ہے۔ اصل کتاب کے اوّل و آخر ۴۔۴ صفحات بڑھائے گئے ہیں۔ طول ۸ انچ ہے اور عرض ۵ ½ انچ ہے۔ صفحات کی تعداد ۱۷۸ ہے۔ کاغذ عمدہ اور چکنا استعمال کیا گیا ہے اور کتابت روشن اور صاف ہے۔

صفحہ نمبر (۱) جو سرورق کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس کی پیشانی پر ایک جانب "شرح سلم العلوم" از قاضی شیخ الاسلام، خانِ اورنگ آبادی" تحریر ہے۔ درمیان میں مولانا خواجہ معین اجمیری کے قلم سے "شرح سلم العلوم ـ من تصنیف ـ قاضی شیخ الاسلام، خان اورنگ آبادی، قد اشتریت ھذہ النسخۃ النافعۃ ـ فی بلدۃ حیدرآباد دکن۔ ۲ ربیع الاول ۱۳۶۱ھ ـ جمعہ ـ لکھا ہوا ہے۔ اس کے بعد عبدالبار (معین) دستخط ہیں۔

اصل کتاب صفحہ (۲) سے شروع ہوتی ہے۔ پہلی سطر یہ ہے۔

قولہ ھوا انکشاف الاتحاد آہ ا بحسا انکشاف الاتحاد وھو الوقو والاوقوع۔

صفحہ ۷۷ پر کتاب ختم ہوتی ہے۔ آخر کی دو سطریں یہ ہیں۔

القاضی واما القصور الموضوع فھو من المبادی والتصدیق بہ من المقدمات من التصور فی البیان۔

آخر میں لکھا ہے۔ "تمت تمام شد کار من نظام شد"

صفحہ ۷۸ سادہ ہے۔ کتاب ہذا میں کہیں کوئی ایسی صراحت نہیں ملتی، جس کی روشنی میں کتابت کے ماہ و سنہ کا تعین کیا جاسکے۔ بظاہر نسخہ خاصہ قدیم معلوم ہوتا ہے

۹ ــــــــــ دیوان ظہوری ترشیزی

یہ کتاب مجلد ہے۔ اصل کتاب کے اول و آخر دو دو صفحات بڑھائے گئے ہیں۔ طول ۸ ½ انچ اور عرض ۵ ½ انچ ہے۔ صفحات کی تعداد ۴۸۴ ہے۔ لیکن کتاب ہذا پر بجائے صفحات، اوراق نمبر کا اندراج ہے، جن کی تعداد ۲۴۲ ہے۔ کاغذ عمدہ اور چکنا استعمال کیا گیا ہے اور کتابت نہایت صاف اور روشن ہے۔

جو صفحات بڑھائے گئے ہیں۔ اس کے پہلے صفحہ پر مولانا خواجہ معنی اجمیری کے قلم سے عبارت تحریر ہے۔

دیوان ظہوری ترشیزی

ایران مولد۔ دکن مسکن۔ شاعر دربار ابراہیم عادل شاہ والیٔ بیجاپور۔ وفاتِ ظہوری در ۱۰۲۵ھ دکن مدفن۔ (خزانۂ عامرہ ص ۳۱۴)

اصل دیوان کا صفحہ نمبر (۱) سادہ ہے۔ صفحہ نمبر (۲) سے غزلیات شروع ہوتی ہیں۔ آغاز "بسم اللہ الرحمن الرحیم سے ہوا ہے دیوانِ ہذا کی پہلی غزل کا پہلا شعر یہ ہے۔

آنکہ خواہد نسبت فرو آتش دیوان ما
کستہ وصفش آفتاب مطلع دیوان ما

صفحہ ۴۷۷، آخری غزل درج ہے۔ آخری غزل کا مقطع یہ ہے

سبک چوں بادباں برکن ظہوری
بہر جا افکند (کذا) لنگر (کذا) کرا یہ (کذا)

صفحہ ۴۷۸ سے رباعیات کا آغاز ہوتا ہے۔ پہلی رباعی یہ ہے۔

آں لعل بہی چو اشک من سیر ابست — سیما بنگر شکیبها سیما بست
افسانہ روی دموی او رفتہ بباغ — اینست کہ رنگ و بوی گل در خوابست

(کذا)

آخری صفحہ یعنی صفحہ ۴۸۴ پر مندرجہ ذیل آخری رباعی درج ہے۔

چشمت جادو سحر بلبل برگشت — زلفِ ریحاں بوی سنبل برگشت
برگشتہ اگر بت از برہمن چہ عجب — پروانہ از شمع بلبل از گل برگشت

(کذا)

دیوانِ ہذا میں مندرج غزلیات کی کل تعداد ۷۹۶ ہے۔ جن کی ردیف وار تفصیل

یہ ہے۔

ا = ۴۰ ۔ ب = ۶ ۔ ت = ۲۴۱ ۔ ث = ۲ ۔ ج = ۶ ۔ ح = ۳ ۔ خ = ۲
۔ د = ۳۲۷ ۔ ذ = ۱ ۔ ر = ۲۳ ۔ ز = ۹ ۔ س = ۷ ۔ ش = ۱۴ ۔ ص = ۲
۔ ض = ۲ ۔ ط = ۲ ۔ ظ = ۱ ۔ ع = ۱ ۔ غ = ۴ ۔ ف = ۲ ۔ ق = ۴ ۔ ک = ۴ ۔ ل =
۴ ۔ م = ۲۳ ۔ ن = ۳ ۔ و = ۶ ۔ ہ = ۱۰ ۔ ی = ۲۵ ۔

مندرج رباعیات کی تعداد ۴۲ ہے۔

دایوانِ ہذا میں کہیں، کوئی ایسی صراحت نہیں ملتی جس کی روشنی میں اس کی کتابت کے ماہ وسنہ کا تعین کیا جاسکے۔ بظاہر اس کا اندازہ ہوتا ہے کہ یہ نسخہ خاصا قدیم ہے۔

عروج وزوال کا الٰہی نظام

مؤلف، مولانا محمد تقی صاحب امینی

قوموں کے عروج وزوال پر اسلامی نقطۂ نگاہ سے پہلی محققانہ اور بصیرت افروز کتاب۔ صفحات ۱۹۲۔ قیمت مجلد ۳/-

ملنے کا پتہ :-

ندوۃ المصنفین اُردو بازار جامع مسجد دہلی ۶